از امام ولی اللہ دہلویؒ

جوا۔ انسانی تمدن کا دشمن

واضح رہے کہ جوا حرام اور باطل چیز ہے اس لیے کہ دراصل وہ لوگوں کے مال کو زبردستی اُچک لیتا ہے اور اس کی تہ میں جہل حرص امید باطل اور فریب دھوکہ کارفرما ہوتے ہیں اور اس میں امداد باہمی اور تمدن کا ادنیٰ سا بھی دخل نہیں ہوتا۔ دیکھئے! جوئے میں اگر شکست خوردہ اپنے حریف کے مقابلہ میں خاموش رہتا ہے تو غیظ و غضب اور حسرت و ندامت کے ساتھ خاموش رہتا ہے اور اگر ضبط نہیں کر سکتا تو جنگ و پیکار اور قتل و خونریزی پر آمادہ ہو جاتا ہے اور کامیاب حریف اس کی حرماں نصیبی سے لذت محسوس کرتا ہے اور اس کی تباہی، بربادی اور ہلاکت پر مسرت و خوشی کا اظہار کرتا ہے اس کی حرص و آز بڑھ جاتی ہے اور وہ ہر وقت اسی جنون میں سرگرداں رہتا ہے۔

جوئے کی عادت، مال کی تباہی اور فسادات کی ترقی کا باعث ہوتی ہے اور سب سے زیادہ مضرت یہ ہے کہ اس کی بدولت جو صحیح اقتصادی سہارے ہیں وہ بیکار ہو جاتے ہیں اور جن مدد و تعاون پر تمدن کی بنیاد قائم ہے وہ معطل ہو جاتے ہیں۔

حجۃ اللہ البالغۃ

ج ۲ صفحہ ۱۰۵

از امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ

انسان اور محبت خداوندی

انسان کے اندر حب کا ایک جذبہ موجود ہے وہ اصل میں علم ہی کی ایک شاخ ہے۔ انسان کو کسی ذات میں چند خوبیاں نظر آتی ہیں جو اسے اپنی طبیعت کے مناسب محسوس ہوتی ہیں اس لیے وہ اپنے دل میں اپنے محبوب کے لیے ایک کشش پاتا ہے۔ انسان خود جتنا بلند درجے کا ہوتا ہے اتنے ہی بلند درجے کا محبوب اس کے لیے کشش کا باعث ہوتا ہے۔

جب انسان کائنات پر غور کرتا ہے تو اس میں ہر جگہ حسن و جمال کا ظہور پاتا ہے اور جب وہ نوع انسانی کی ترقیات کا جائزہ لیتا ہے تو وہ ان میں حسن اور احسان دونوں کی وسیع علامات پاتا ہے وہ رفتہ رفتہ ان پر غور کرتا ہوا ایک ایسی ذات تک پہنچ جاتا ہے جو کائنات اور نوع انسانی کے اندر حسن و احسان کی مرکز ہے۔ وہ اس ذات کے لیے اپنے قلب کے اندر ایک کشش پاتا ہے اور پھر اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

انسان جب اللہ تعالیٰ کی صفات "رب الناس" اور "ملک الناس" کے رنگ میں رنگے جا کر معاشرے میں کام کرتا ہے تو لا محالہ اس کی "ربوبیت" عام ہوتی ہے اور اس کے عدل کا دائرہ اس کی ربوبیت کے دائرہ کے برابر ہوتا ہے یعنی وہ صرف اپنی اور اپنے خاندان کی تربیت نہیں کرتا بلکہ سارے انسانی معاشرے کی ربوبیت کا نظام سوچتا ہے۔

(قرآنی فکر انقلاب صہ ۳۶)